69814 ـ قالین وغیرہ کی فہرست اور ایك سال تك بغیر مشكل پیدا كیے اكٹھے رہنے كی شرط

سوال

بیوی كو قالین اور بستر وغیرہ كی فہرست لكھی گئی اور شرط یہ ركھی گئی كہ اگر وہ ایك برس تك بغیر كسی مشكل پیدا كیے اس كے ساتھ رہے گی تو یہ اسے دیے جائینگے، لیكن پہلے مہینہ سے ہی بیوی نے اس شرط پر عمل نہ كیا اور ہر بار وہی عورت ہی غلط ہو گی، تو یہ فہرست بطور امانت ركھنے والا شخص كیا موقف اختیار كرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یہ فہرست دو حالتوں سے خالی نہیں:

پہلی حالت:

یا تو یہ مہر كے ساتھ ملحق ہے، جیسا كہ بعض علاقوں میں ہوتا ہے، تو اس طرح سونا یا نقدی وغیرہ جو كچھ بیوی كو دیا جاتا ہے وہ سب مہر ہو گا، اور جو سامان كی فہرست لكھی جاتی ہے وہ اس مبلغ اور رقم میں مؤخر طور پر اضافہ ہو گی، لہذا اگر معاملہ ایسا ہی ہے اور یہ فہرست مہر كے ساتھ ملحق تھی تو یہ مہر میں اضافہ ہے جو ایك شرط كے ساتھ معلق ہے، وہ یہ كہ اگر بیوی ایك برس تك خاوند كے ساتھ بغیر كسی مشكل كے رہے گی تو یہ ادا كی جائیگی، اور مہر كو كسی شرط پر معلق ركھ كر زیادہ كرنے میں فقہاء كرام كا اختلاف ہے، كچھ تو اسے جائز قرار دیتے ہیں اور كچھ اس كو ممنوع كہتے ہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس شرط كے جواز كو اختیار كیا ہے جب كہ اس كی غرض اور مقصد صحیح ہو، اور بلاشك و شبہ بیوی كا اپنے خاوند كے ساتھ حسن معاشرت سے رہنا ایك صحیح مقصد اور اچھی غرض ہے، تو اس بنا پر یہ شرط صحیح ہو گی اور اگر وہ اس شرط پر پوری نہیں اترتی تھی تو آپ كے لیے اسے سامان كی فہرست میں لكھا گیا سامان دینا لازم نہیں.

دیكھیں: الشرح الممتع (12 / 268 ـ 270).

دوسری حالت:

یہ فہرست مہر کے ساتھ ملحق نہ ہو، بلکہ یہ خاوند کی جانب سے ہبہ اور انعام ہو جو اس نے ایک برس کے دوران بیوی کا کوئی مشکل اور اختلاف پیدا نہ کرنے کے ساتھ مشروط ہو.

اور کسی شرط کے ساتھ معلق ہبہ صحیح ہے، اور یہ اس وقت ہی لازم ہو گا جب شرط پوری ہو، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے .

دیکھیں: الانصاف (7 / 133).

حاصل یہ ہوا کہ: بیوی اس سامان کی مستحق نہیں کیونکہ اس نے شرط پر عمل نہیں کیا، چاہے سامان کی وہ فہرست مہر کے ساتھ ملحق تھی یا پھر خاوند کی جانب سے ہبہ تھا.

لیکن .... جب تنازع پیدا ہو جائے اور بیوی یہ دعوی کرے کہ اس نے شرط پوری کی ہے، اور اس میں کمی و کوتاہی تو خاوند کی جانب سے تھی، تو یہاں معاملہ کو شرعی عدالت میں پیش کرنا ضروری ہے، یا پھر کسی ایسے شخص کے سامنے رکھا جائے جو ان دونوں کے مابین فیصلہ کرے اور تنازع کو ختم کرائے.

واللہ اعلم.